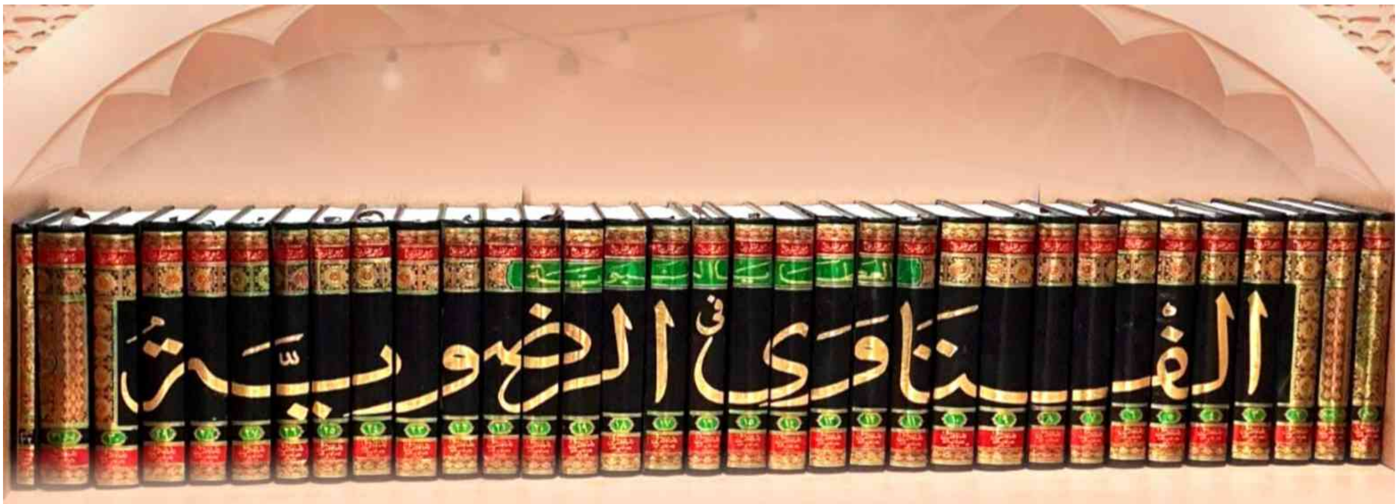



# فتاویٰ رضویہ
# کی اہمیت و افادیت

تصنیف و تالیف

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر مفتی اعظم کرناٹک حضور الماس ملت صدر مفتی و قاضی فخر ازہر دار الافتاء و القضاء سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ و جبے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش قاضی چترا درگہ شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ للبنات ہاسن کرناٹک الہند

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ و جبے نگر وڈو کمپلی بلاری
کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش الہند

JAMAT RAZA-E-MUSTAFA
FOUNDED 1920 - ۱۳۳۹ ہجری
MARKAZ-E-AHLE SUNNAT
BAREILLY SHAREEF, U.P. INDIA

# فتاویٰ رضویہ کی اہمیت وافادیت

ہر ورق تیرا شریعت کی دلیل روشن
ایک قانون مکمل ہے فتاوی تیرا

محقق علی الاطلاق امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز ۱۲۷۲/۱۸۵۶ میں اس خاگدان گیتی پر جلوہ بار ہوئے اور ۱۳۴۰ /۱۹۲۱میں دار فانی کو لبیک کہہ گئےحیات مستعار کے کل ۶۲ سال بقید حیات رہے۔

۱۲۸۶میں فتوی نویسی کا آغاز فرمایا مگر نقل فتاوی کا نظم و نسق نہ ہونے کے باعث ۱۲ سال کے فتاوے خرد برد ہونے سے محفوظ نہ رہ سکے جس کا تذکرہ محقق علی الاطلاق نے بذات خود اپنے مقدمہ میں کردیا ہے فتاوی کے نقل کی ابتدا ۱۲۹۷ سے ہوئ اور ۱۳۱۲۷ میں پہلی بار فتاوی مرتب ہوئے جس کی سات جلدیں ہوئیں لیکن ضخامت کی طوالت کی وجہ سے اس کو ۱۲ جلدوں میں تقسیم کردیا گیا پھر گاہے بگاہے اضافہ ہوتا رہا اور اس طرح ۳۰ جلدیں معرض وجود میں آگئیں لیکن ابھی بھی مزید اضافے کا متقاضی ہے اس طرح صرف ۲۹ سال کے فتاوے کی نقل ہوسکی اور وہ ۱۲ جلدوں میں شائع ہوئ ۱۳سال کے مزید فتاوے اس میں شامل کئے گئے جس کے مجموعہ کا نام " العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ہے جس کو تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے جو فتاوی رضویہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

فتاوی رضویہ کی اہمیت و افادیت کئ اعتبار سے اظہر من الشمس ہے جس کا احاطہ اس مختصر سے مقالہ میں ممکن نہیں کچھ چیزوں کی نشاندہی کردی جاتی ہے تاکہ اس کی اہمیت و افادیت کو سمجھ نے میں آسانیاں پیدا ہوں

بارھویں صدی ہجری میں لکھی گئ فتاوی کی کتاب میں الفتاوی الھندیۃ کا نام آتا ہے یہ فتاوی چھ ضخیم جلدوں میں ہیں ان کو نہایت مقبولیت حاصل ہوئی ہندو پاک کے علاوہ عرب و عجم پوری دنیائے اسلام میں ان پر اعتماد کیا جاتا ہے اکابر علماء نے سلطان

اسلام ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے حکم پر ان فتاوی کو جمع کیا: کہا جاتا ہے کہ ان فتاوی کی تدوین میں ہندوستان کے پانچ سو مفتیان کرام شریک تھے اس میں فقہ و فتاویٰ کی تقریبا ایک سو کتاب سے استناد کیا گیا ہے (مقدمہ فتاوی رضویہ ج ۱/۱۲۱ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

اس ضمن میں چودھویں صدی میں منظر عام پر آنے والی فتاوی کی کتاب فتاوی رضویہ کا جائزہ لیں جہاں پانچ سو مفتیان کرام نہیں ہیں بلکہ فرد واحد محقق علی الاطلاق امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قادری قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات ہے جہاں بھی فقہ کے مستند و معتبر ۹۰ سے زائد کتابوں کا حوالہ اور نام بحر بیکراں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہاہے ۷/۱۲/۳۰ اور جلدوں پر مشتمل ہے جو انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی اہمیت و افادیت کیلئے اتناہی کافی ہے کہ وہ اپنے وجود و ظہور سے لیکر آجتک دار الافتاء کی ایک ضرورت بنی ہوئی ہے اور جوں جوں نت نئے مسائل کی کثرت ہویدا ہو رہی ہے مزید اس کی ضرورت میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے کیوں کہ فتاوی رضویہ میں کثرت جزئیات کا ایک جہان آباد ہے جو اس کی اہمیت و افادیت میں چار چاند لگا رہا ہے۔

فتاوی رضویہ مخرجہ ہو یا غیر مخرجہ اردو زبان میں اس کا شمار دنیا کے ضخیم ترین فتاوی میں ہوتا ہے جس میں تقریبا (۲۲۰۰۰) ہزار صفحات (۶۸۴۷) سوالات کے جوابات اور (۲۰۶) رسائل پر مشتمل ہیں جب کہ ہزارہا مسائل ضمنا زیر بحث آئے ہیں اور وہ بھی بہت ہی معرکۃ الآراء ہیں اور اس کی ایک امتیازی اہمیت یہ بھی ہے کہ سائل نے جس زبان میں سوال کیا ہے اس کا جواب بھی اسی زبان میں دیا گیا ہے اور جس فن سے متعلق سوال ہوا ہے اور فن میں سوال ہوا ہے اسی فن کے اصول و ضوابط کی روشنی میں اضافی قواعد و دستور کا استنباط کرتے ہوئے جواب دیاگیا ہے جس سے محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ کی اجتہادی شان کا آفتاب عالم تاب خط نصف النہار پر اپنی تابانیاں بانٹتا ہوا نظر آتا ہے جو ایک انفرادی اہمیت کا حامل ہے

فتاویٰ رضویہ محقق علی الاطلاق امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قادری قدست اسرارہم کی اعلی ذہانت، ارفع فطانت، بے مثال تبحر علمی اور بے نظیر

تفقہ فی الدین کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے کئی دہائیاں گزر جانے کے باوجود ایسا جامع، مبسوط، مدلل اور مبرہن فقہ حنفی کا دوسرا مجموعہ مرتب ہوکر مطلع وجود پر درخشاں نہیں ہوا ہم بلا تردد یہ کہہ سکتے ہیں کہ فقہاء احناف کے لئے یہ فتاوی ایک عظیم نعمت ہے جو معجزۃ من معجزات الرسول و آیۃ من آیات اللہ کے قبیل سے تعلق رکھتا ہے اور کرامت کی شکل میں محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی ذات سے معرض وجود میں آیا ہے جہاں نئی تحقیق کی بنیاد پر پانچ سو علوم و فنون کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک بحر بیکراں ہے جو فتاوی جات و مسائل بھی فتاوی رضویہ کا جزو لاینفک ہے۔

فتاوی رضویہ کی اہمیت کو دوبالا فتاوی رضویہ کا خطبہ بھی کرتا ہے جو ایک حیرت انگیز خطبہ اور انفرادیت کا باعث ہے جو خطبے کے تمام تر لوازمات یعنی حمد، نعت، فضائل ومناقب وغیرہ پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ساری کتب اور آئمہ کرام کے ناموں کا مجموعہ بھی ہے۔اس میں فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے دلکش اشارات، روشن تلویحات، خوشنما تشبیہات موجود ہونے کے ساتھ ساتھ نوے چیزوں اور اَسّی کتابوں کے نام، سات اعلام اور تین فقہی اصطلاحات موجود ہیں جو اہل علم کو وَرطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں جو عربی ادب کے اعتبار سے بھی ایک نادر و نایاب شاہکار اور انفرادیت کی منہ بولتی تصویر ہے محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ نے نوے (۹۰) اسمائے ائمہ وکتب فقہ کو بطور براعت استہلال (جو علم بدیع کی ایک صنعت نام ہے اس کا) استعمال کرتے ہوئے اس دلنشین و دلکش آواز میں ایک لڑی میں پرویا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی اہمیت کا اس سے بھی اظہار ہوتا ہے کہ اس میں علمِ حدیث وفقہ کی کتب کا بھرپور علم موجود ہے ۔ نادر و نایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں نت نئے مسائل حل کئے گئے ہیں۔ فن ریاضی اور علم توقیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادر ونایاب تحقیق موجود ہے۔ دیگر مذاہب فقہیہ کے قوانین اور جزئیات کا علم بھی شامل ہے۔ ہر مسئلے میں قرآن وسنت کی پیروی کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ بدعات و منکرات کا ایمان افروز رد کیا گیا فتاویٰ رضویہ کے رسائل عقلی اور منقولی دلائل سے ایسے مزین ہیں کہ ان کو پڑھنے والا تنگی محسوس نہیں کرتا بلکہ مطمئن ہو جاتا ہے۔

فتاوی اہمیت و افادیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کا کسی مسئلہ کی تحقیق میں طریقۂ استدلال یہ ہے کہ سب سے پہلے لغوی معنی ۔ اصطلاحی تعریف ۔ تقسیم پھر بحث سے متعلق قسم کا تعین پھر زیر بحث قسم کا حکم شرعی بیان کرتے ہوئے قرآن ۔ احادیث ۔ اجماع ہوتو اس کو نقل کرنے کے بعد اختلاف کی صورت میں مذاہب آئمہ ورنہ حنفی مذہب کو بیان کرتے ہوئے آئمہ و مشائخ اور اصحاب فتوی کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

فتوی کی ترتیب سب سے پہلے قرآنی آیات اس کے بعد احادیث کا حوالہ آتا ہے فقہا احناف کی کتابوں کے حوالے کثرت سے دیتے ہیں، صرف حوالہ ہی نہیں دیتے بلکہ نئے نکات کا اضافہ کرتے ہیں۔ایک ہی مسئلہ پر کثرت سے حوالے دیتے ہیں جو بعض او قات سو سے اوپر چلے جاتے ہیں کثرت حوالہ کی مثالیں ۔ فتوی الہادی الحاجب عن جنازة الغائب میں ۲۳۹ کتابوں کے حوالے ہیں حرمت سجدہ تعظیمی پر ۷۰ صفحات پر مفصل فتوی ہے جس میں ۴۰ احادیث اور ۱۵۰ حوالے فقہ و فتاوی کی کتابوں سے مرقوم ہیں۔
سماع موتی کے مسئلے پر ۱۴۹ صفحات پر فتوی ہے جس میں ٦۰ احادیث اور ۳۰۰ اقوال علما بطور حوالہ موجود ہیں جمع الصلاتین کے مسئلے پر ۱۱۴ صفحات پر فتوی میں ۸۰ احادیث اور سینکڑوں حوالے موجود ہیں یہ تو ایک نمونہ ہے جو پیش کئے گئے ورنہ دلائل و براہین کا ایک سمندر موجیں مارتا دکھائی دیتا ہے جزئیات کے ستارے تبسم ریز نظر آتے ہیں اشتہادات در بے بہتے ہیں جس کا مطالعہ ریسرچ ہولڈر ۔ اہل تحقیق کے لئے اطمینان بخش اور سود مند ہوتا ہے اسے تحقیقات و تنقیدات کے لئے صحراؤ نوردی کی خاک نہیں چھاننی پڑتی ہے ۔

فتاوی رضویہ کی اہمیت و افادیت کا تو یہ عالم ہے اس کے سائلین کی صفوں میں جہاں عوام الناس کا اذدھام کا نظارہ ہوتا ہے وہیں بڑے بڑے محققین ۔ محدثین ۔ مفسرین۔ صحافی ۔ مدبرین ۔ علماء فضلاء ۔مفتیان اور ماہرین عصریات صفوں میں کھڑے گداگری کرتے دکھائی دیتے ہیں اور روز افزوں ترقی پذیر ہے گویا فتاوی رضویہ ہر دور و زمانہ کی ضرورت کی تکمیل کر رہا ہے اور آئندہ بھی یہ حاجت برقرار رہے گی بلکہ یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ فتاوی رضویہ ہر زمانے میں غواص بحر فقہ کے لئے آکسیجن کا کام دیتا رہے گا۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

# محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دار الافتاء و القضاء و سرپرست اعلی جماعت رضائے مصطفیٰ برانچ ہاسپیٹ وجے نگر، وڈو، کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ہاسن و قاضئ شریعت چتردرگہ کرناٹک الہند



# KHIDMAT-E DEEN WHATSAPP GROUP

Khidmat e deen whatsapp group ke naam se ek group ka wajood e amal me aaya hai jisme Asri uloom ke sath sath deen o millat ka dard rakhne wale kuch noujawanan e Ahle Sunnat shamil hain jinhone deeni ishaat o tarweez ka beda uthaya hai aur iske zariye doosre padhe likhe noujawan tabke ko baidar karne ki niyyat bhi rakhte hain aur ek tareekh saaz karhaye numaya anjaam dena chahte hain taake aane wali naslein unhe yaad rakhein yeh Hazraat apna apna paisa laga kar kitab chapwane aur use awaam me taqseem karne ka Ahsan o Ajmal irada aur azm e musammum le kar maidan me utre hain bila shak o shuba yeh ek azeem bunyadi deeni kaam hai jis ki jitni tareef ki jaaye kam hai rabb e qadeer ba Tufail Nabi e Kareem Salallahu alaihi wasallam unke Gulshan e hayat ko khoob khoob sairyaabi aata farmaye mazeed tarakiyyan de aur sehat o tandroosti ke sath hayat ke har shobe ko Marg zaar o lalazaar banade daraiyeen ki sadatoon se zindagi ko ibaraat karde aur inn logon ki deeni khidmat ko qubooliyat ka darja aata farma kar unhe daayimi falaah se himkinar kar de aur Jin niyytaon se apna sarmaya laga rahe hain woh muraad poori farma de khana aur ahle khana ko aman o sukoon chain o iqrar aur apsi mail o muhabbat ki nooraniyat se mamoor farmade.

**Note: Noujawan e Ahle sunnat se guzarish hai ke kaseer se kaseer tadad me iss group me shirkat farma kar uss mission ko taqwiyat bakshe. Ameen bijahi Sayyid ul Mursaleen Salallahu alaihi wasallam.**

Khalifa E Huzoor Tajush'shariah Wa Huzoor Muhaddis E Kabeer
Mufti E Aazam Karnataka Huzoor Almas E Millat Hazrat Allama Wa Moulana Mufti

## MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI

Sahab Qibla Sarparst Aala Jamat Raza E Mustafa Hospet (Karnataka, India)